پروگرام نمبر 27.

Dec. 7, 1984
Reviewed
[illegible]

1

خُدا کی بادشاہی اور قربت حاصل کرنے کیلئے جاہ و جلال اور مال و دولت کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ خدائے قادر مُطلق کی مرضی ہے کہ وہ کب اور کس وقت کسی کو اپنے جلال کیلئے چُن لیتا ہے۔

کوئی تصوّر بھی نہیں کر سکتا کہ ایک بے سہارا اور لاوارث بچہ جو دریا کی بے رحم لہروں کے سہارے بے یار و مددگار بہتا چلا جا رہا ہے اپنی قوم بنی اسرائیل کیلئے رہائی ڈھونڈے اور نبوّت کا کام کرے گا۔ وہ خوبصورت بچہ جسکو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کیوں موت و زندگی کی کشمکش میں مُبتلا ہے اور یہ بھی کہ ایسا کونسا گناہ ہے جسکی اُسے اتنی بڑی سزا مل رہی ہے۔ یہ عُمر تو اُس کے گھونسلے میں آرام کی نیند سونے اور اپنی ممتا کی میٹھی میٹھی لوریاں سُننے کی تھی مگر وہ پیدا ہونے کے تھوڑے ہی عرصے بعد دریا کی لہروں کے سپرد کر دیا گیا تاکہ فرعون کے ظلم و ستم کی انتہا کو دیکھ سکے اور اُسے کیفرِ کردار تک پہنچا سکے۔

خُدا نے اُس بچے کو جس کا بعد میں موسیٰ نام رکھا گیا اپنی برگزیدہ قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے چنگل سے رہائی دینے کیلئے چُن لیا تھا کیونکہ خُدا جانتا تھا کہ جو جذبہ، محبت عقیدت اور غیرت اِس بچے کے دل میں اپنی عبرانی قوم کے لئے ہو سکتی ہے وہ کسی اور کے دل میں جنم نہیں لے سکتی۔

موسیٰ کی سب خصوصیات یعنی وطن پرست، شاعر ہدایت دینے والا، قانون ساز، مورخ اور بنی آدم کو مدِنظر رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اِن خصوصیات کی حیثیت سے وہ تاریخ میں اعلیٰ ترین شخصیت ہے۔

اٹھارویں اور انیسویں شاہی سلسلے کے فرعونوں نے اپنے بہادرانہ کارناموں کو سنگِ خارا پر کندہ کروایا۔ پھر بھی جیسا کہ اِن فرعونوں کی خشکیدہ یعنی سُوکھی ہوئی لاشوں کی تصویریں جو حال ہی میں قبر سے دستیاب ہوئیں اور جو صاف دکھائی نہیں دیتیں بالکل ویسے ہی تاریخی طور پر یہ فرعون کافی حد تک گمنام ہیں۔

33
موسیٰ نے اپنا کارنامہ ایک نسل پر اور ایک مذہب میں تحریر کیا۔ تینتیس صدی گزر جانے کے بعد اُس رات سے بھی جب اُس نے مغرور فرعون کو اجازت دینے پر مجبور کیا کہ خُدا کے لوگ جا سکتے ہیں موسیٰ کا نام زیادہ مشہور ہے۔

قدرتی طور پر موسیٰ کے سوانح حیات تین حصوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔

مصر میں چالیس سال، مدیان میں جلاوطنی کے چالیس سال، بنی اسرائیل کا قائد
رہائی دہندہ اور منتظم کی حیثیت سے چالیس سال۔ آخری چالیس سال کے دوران
اُس کے سوانح حیات اپنے لوگوں کی تاریخ میں سمائے ہوئے ہیں جن کی اکثریت
آئندہ زمانے میں شامل ہوتی ہے۔

موسیٰ کی ولادت لاوی کے قبیلے کے خُدا پرست والدین سے ہوئی جن کے نام عمرام اور
یوکبد تھے۔ بائبل مُقدس میں خروج 6 باب اُسکی 20 آئیت میں لکھا ہے۔ "اور
عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوکبد سے بیاہ کیا۔ اُس عورت کے اُس سے ہارون اور موسیٰ
پیدا ہوئے اور عمرام کی عمر 137 برس کی ہوئی۔"

یوں معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے بڑے بچے ہارون اور مریم ستی کے فرمان قتل سے پہلے پیدا
ہو چکے تھے مگر اُن کا یہ تیسرا بچہ بالکل مختلف حالات میں پیدا ہوا۔ اُسکی پیدائش
مصری افسران سے تین ماہ تک راز کے طور پر پوشیدہ رکھی گئی۔ بائبل مقدس میں خروج
2 باب 1 سے 2 آئیت تک درج ہے "اور لاوی کے گھرانے کے ایک شخص نے جا کر لاوی
کی نسل کی ایک عورت سے بیاہ کیا۔ وہ عورت حاملہ ہوئی اور اُس کے بیٹا ہوا اور اُس نے
یہ دیکھ کر کہ بچہ خوبصورت ہے تین مہینے تک اُسے چھپا کر رکھا۔"

اور جب یہ پوشیدگی ممکن نہ رہی تو اُس خوبصورت بچے کو سرکنڈوں کی ٹوکری میں ڈال
کر دریائے نیل کے سپرد کر دیا گیا۔ بائبل مقدس میں خروج 2 باب 3 سے 4 آئیت میں
لکھا ہے۔ "اور جب اُسے اور زیادہ چھپا نہ سکی تو اُس نے سرکنڈوں کا ایک ٹوکرا لیا اور
اُس پر چکنی مٹی اور رال لگا کر لڑکے کو اُس میں رکھا اور اُسے دریا کے کنارے جھاؤ میں چھوڑ
آئی اور اُسکی بہن دور کھڑی رہی تاکہ دیکھے کہ اُس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔"

فرعون کی بیٹی نے اُسکو پا کر اور گود میں لے کر اُسکا نام موسیٰ رکھا۔ مریم نے بیش قیمت مال بردہ کشتی
کا پیچھا کیا اور اُس نے فرعون کی بیٹی کو دائی لانے کی پیشکش کی اور وہ اپنی ماں کو بُلا لائی۔ یوں الٰہی نگرانی
ماتحت بنی اسرائیل کے مستقبل کے دوست، ہدایت دینے والے اور منتظم نے دُنیا کی اُس زمانے
کی سب سے اعلیٰ ذہین تہذیب میں اور اپنی عبرانی ماں کی ہدایت سے اُس زمانے کے نفیس ترین
روحانی ایمان کے ماحول میں پرورش پائی۔ بائبل مُقدس میں اعمال 7 باب اُسکی 22 آئیت
کے مُطابق "اور موسیٰ نے مصریوں کے تمام علوم کی تعلیم پائی اور وہ کلام اور کام میں قوت والا تھا۔"
موسیٰ بلوغت کو پہنچا تو اُس کے عبرانی نسل سے پیدا ہونے کا راز اُس کے اپنے سینے میں محفوظ تھا۔

ایک دن اُس نے دیکھا کہ ایک مصری بے گار لینے والا ایک عبرانی کو مار رہا ہے وہ یہ زیادتی
برداشت نہ کر سکا اور اُس نے اُس مصری کو قتل کر دیا - اور اُسکی لاش ریت میں
چھپا دی - خروج 2 باب 11 سے 12 آیت میں لکھا ہے - "... اور جب موسیٰ بڑا ہوا تو
باہر اپنے بھائیوں کے پاس گیا اور اُن کی مشقتوں پر اُسکی نظر پڑی اور اُس نے دیکھا کہ ایک
مصری اُن میں سے ایک عبرانی بھائی کو مار رہا ہے - پھر اُس نے ادھر اُدھر نگاہ کی اور جب دیکھا کہ
وہاں کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے تو اُس مصری کو جان سے مار کر اُسے ریت میں چھپا دیا -"
بے شک موسیٰ جوشیلا تھا اور بے انصافی دیکھ کر اُسکا خون رگوں میں جوش مار سکتا تھا - لیکن
یہ عمل وقتی جوشیلے پن کا نتیجہ نہ تھا - اگر ہم عبرانیوں 11 باب 24 سے 26 آیت اور اعمال 7 باب
23 سے 25 آیت کا بغور مطالعہ کریں تو دو حقائق صاف طور پر عیاں ہوتے ہیں -
پہلی حقیقت یہ ہے کہ شہزادہ ہونے کے باوجود اُس نے جان بوجھ کر اور اپنی خوشی سے
مصر کی شاہی میراث کو لات ماردی تاکہ وہ اپنے غلامی میں جکڑے ہوئے بھائیوں کی مشترکہ
جدوجہد میں شریک ہو - دوسری حقیقت یہ ہے کہ وہ اسرائیل کو باقاعدہ طور پر آزادی حاصل
کرنے کی کوششیں کیلئے اُبھارنے کی اُمید رکھتا تھا لیکن اِس مقصد کو انجام دینے کیلئے نہ موقع
پختہ تھا اور نہ ہی وہ خود اور اُسکی نسل کے لوگ تیار تھے ابھی اُن کی زنجیروں کا اور بھاری ہونا
اور اِس عظیم کام کیلئے خود موسیٰ کا تربیت پانا ضروری تھا - مصر علوم و فنون کا ایک اعلیٰ مدرسہ
تھا - اُس نے ماں کی محبت بھری رفاقت کی فضا میں مذہب کے بنیادی اسباق حاصل کیے
لیکن اُسے کافی مدت تک خدا کے ساتھ علیحدگی میں رہنے کی ضرورت تھی اِس سے پہلے
کہ وہ اپنے اعلیٰ مقصد کیلئے تیار ہو - مدیان کے صحرا میں اور سینا کی تنہائی میں خدا خود
اُس کا معلم بنا اور یہاں موسیٰ یونیورسٹی میں داخل ہوا اور ڈگری یافتہ قرار پایا -

اور موسیٰ نے بھی الٰہی پیار کو دل میں رکھتے ہوئے خدا کی ہر بات
کو دل سے سُنا، سمجھا اور اُس پر عمل کیا - کیونکہ وہ جانتا تھا کہ — گیت #

S.NO 150 DUR 0.41, 4.02 - الٰہی پیار میں امن ملتا

ابھی آپ نے سُنا کہ موسیٰ نے کس طرح شاہی محل میں پرورش پا کر اُسکی ساری شان و شوکت کو اپنے مظلوم بھائیوں کی آزادی کیلیئے چھوڑ کر زندگی کے ایسے صحرا میں قدم رکھا جہاں ہر قدم پر ایک نیا امتحان تھا۔

دوسری طرف فرعون بنی اسرائیل پر اپنے ظلم کی تمام حدیں پار کرتا جا رہا تھا۔ اور پھر دس الٰہی آفات نازل ہوئیں۔ ہر آفت فرعون کیلیئے ایک نیا امتحان ثابت ہوئی۔

سامعین! ہمارا اگلا پروگرام اسی بارے میں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔

اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ سے درخواست ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سُننا مت بھولیئے گا۔

بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلیئے اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعے کیلیئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 27 طلب کریں۔

پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔ یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائے گا۔

اب اجازت دیجیے۔

خدا حافظ